روہنگیاء اور یغور مسلمان بدستور انسانیت سوز مظالم کا شکار

NPA DOC NO 0032

DATED: 10/11/2019

روہنگیاء اور یغور مسلمان بدستور انسانیت سوز مظالم کا شکار

ناظم الدین فاروقی
(اسکالر، کالمنسٹ، اوپینین لیڈر، اور سماجی جہد کار)

1۔ دنیاء میں سب سے زیادہ مجبور، لاچار و معتوب کوئی قوم اگر ہے تو وہ ہے برما کے روہنگیاء اور چین کے یغور مسلمان۔ 2017 میں بدھسٹوں اور برمی افواج نے روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام ہجومی حملوں، کے ذریعہ مسلمانوں کے گھر بار، جلا کر خاکستر کر دیئےء اور کھیتوں، باغات، ماہی گیری کے تمام کاروبار کو اپنے قبضے میں لے لیئے۔ جسکی وجہ سے انہیں، روہنگیاء عورتوں، بچّوں، بوڑھوں، ضعیفوں کو جان بچانے کے لیےء ہجرت کر کے پناہ گزین کیمپس، جو بنگلہ دیش میں قائم کئے گئے ہیں پناہ لینی پڑی۔ بنگلہ دیش کی حکومت 'UNO' کے علاوہ، ترکی، ملیشیاء، اور یوروپی ممالک کے کئی رفاہی، فلاحی تنظیمیں انکی باز آباد کاری میں لگے ہوئے ہیں۔ حکومت بنگلہ دیش نے یقینا کیمپس تک بجلی، پانی، طبّی امداد پہنچانے کیلیےء عارضی سڑک کیمپس تک بنائے ہیں۔ بنگلہ دیش نے امدادی ممالک و تنظیموں کے لیےء شرط رکھ دی کے وہ امدادی رقومات سازو سامان، پر 20% ٹیکس حکومت بنگلہ دیش کو ادا کرے، ملٹری کے ذریعہ پورے وسیع و عریض علاقے کو محصور کر کے رکھا گیا ہے، جہاں سے باہر نکلنے اور روزگار کیلیےء جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔

نوجوان، بوڑھے، بچّے، عورتیں، بچّیاں، بچّے سب سائیکولوجیکل بیماریوں میں مبتلاء ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ بنگلہ دیش کے مقامی یم پی اور یم یل ایز، ان کیمپس میں بدترین منظم جرائم کی سرپرستی کر رہے ہیں، جنہیں مقامی ملٹری اور پولیس کی مکمّل پشت پناہی حاصل ہے۔ 7 لاکھ پناہ گزینوں کی اتنی بڑی آبادی کا بوجھ یقینا بنگلہ دیش اسکا متحمّل نہیں ہو سکتا، لیکن ترکی نے مکمل نئے شہر اپنے خرچ پر بنانے اور بسانے کے لیےء حکومت

بنگلہ دیش سے اجازت مانگی تھی وہ رد کر دی گئی۔ حکومت کا یہ استدلال ہیکہ جو بھی Rehabilitation کیلۓ فنڈس ہیں وہ حکومت کو دیں وہ اپنی مرضی کے مطابق عارضی شہر بستیاں بنائیں گے۔ فوجیوں کی زیادتیوں کی انتہاء کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں، ایک تعلیم یافتہ اور واحد خاتون روہنگیا ایڈوکیٹ جو UN اور یوروپین یونین میں روہنگیاء عورتوں، اور لڑکیوں کے ساتھ ہوئی اور جاری جنسی زیادتیوں کے خلاف نمائندگی کرتی رہتی ہیں۔

بنگلہ دیش کے مقامی پولیس اور ملٹری عہدادار ہفتہ میں ایک سے دوسری مرتبہ اگر وہ روہنگیا کیمپس کا دورہ کرنا چاہتی ہیں تو ملٹری اسکی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔۔ پولیس کا کہنا ہوتا ہیکہ یہاں کسی کو بھی بار بار دورہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

کیمپس میں بنگالی زبان یا انگریزی پڑھانے پر سخت پابندی عائد ہے صرف بچّوں کو برمی اور روہنگیا زبان پڑھانے کیا اجازت ہے۔ کوئی اسکول کو مالی امداد دینا چاہتا ہے تو لازمی ہیکہ وہ فی ٹیچر 30 ہزار ٹکہ دے کوئی ہیلت آرگنائزیشن ڈاکٹرس کو متعین کرنا چاہتی ہے تو لازمی طور پر اسکی تنخواہ 60 ہزار ٹکہ ہونی چاہیۓ۔ یہ سب متعلقہ ملٹری عہداداروں کے پاس جمع کروادینا پڑتا ہے۔ کلینکس اور ایمرجنسی دواخانے نہ کے برابر ہیں۔

سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہیکہ عالمی جرائم پیشہ نٹ ورک بڑے پیمانے پر کیمپس میں سرگرم ہو چکا ہے اور نوجوان لڑکیوں کے ماں باپ سے شادی، نوکری، اور دوسرے ممالک میں ویزے کے نام پر پیسے بٹور کر ان لڑکیوں کو قریبی ممالک جیسے ملیشیاء، ہندوستان، انڈونیشیاء، سری لنکاء وغیرہ لے جاکر Human Trafficking کی جارہی ہے اور بڑے پیمانے پر معصوم روہنگیاء لڑکیوں سے زبردستی جسم فروشی کا کاروبار کیا جارہا ہے۔

روہنگیاء اور یغور مسلمان بدستور انسانیت سوز مظالم کا شکار

گذشتہ تین ماہ میں خود ہندوستان میں اسطرح سے کئی سو روہنگیاء لڑکیوں کو پولیس نے دلالوں کے شکنجوں سے چھڑایا ہے۔ مغربی بنگال اور میگھالیہ میں صورت حال اور بھی افسوسناک ہے وہاں کی پولیس اپنے کنٹرول رکھ کر انہیں جسم فروشی کے کاروبار میں ملوّث کر رہی ہے۔ متاثرہ لڑکیوں کو اتنا خوف زدہ کر دیا جاتا ہے کہ اگر حقیقت حال بیان کیا تو جان سے ہاتھ دھونے کا خوف ہوتا ہے۔ انکا دماغ ایسا بنادیا جاتا ہیکہ بسا اوقات وہ کہتی ہیں کہ ہم سے وعدہ کیا گیا ہیکہ یہ لوگ ہمیں امریکہ، کنڈا، برطانیہ، بھیجیں گے۔ بہت ساری لڑکیوں کو تو فاقہ سے رکھا جاتا ہے۔ دلال زبردستی یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم بنگلہ دیشی ہیں، روہنگیاء نہیں ہیں۔ روہنگیاء ہونے کیا اطلاع اگر مل جائے تو پھر 'UNO' کے عہد دار مداخلت کر کے انہیں جسم فروشی کے نٹ ورک سے آزاد کروانے کا پورا پورا اختیار رکھتے ہیں۔

اگر اقوام متحدہ و مسلم ممالک اس روہنگیاء پناہ گزین مسلمانوں کو انہیں انکے وطن میں دوبارہ آباد کرنے کیلیے ء میانمار حکومت پر دباؤ ڈالیں گے تو اس بین الاقوامی مسئلہ کا حل نکل سکتا ہے ورنہ چند سالوں میں روہنگیاء مسلمانوں کی آہستہ، آہستہ، شناخت ہمیشہ کیلیے ء ختم ہو جائیگی۔

راکھین میں روہنگیاء مسلمانوں کو بے دخل کر کے جن زمینات کو میانمار ملٹری اور بدھسٹوں کو دے دیا گیا ہے۔ ان گاؤں اور علاقوں میں دوبارہ روہنگیا مسلمانوں کو دوبارہ بس نے کی اجازت حکومت ہرگز دینے کو تیار نہیں ہے۔ اب بھی راتوں میں ملٹری گھر پر زبردستی کرتی ہیکہ اپنے آپ کو بنگلہ دیشی ہونے کا اقرار کریں اور سرکاری کاغذات پر دستخط کریں۔ ایسا نہ کرنے والوں کے گھر کی عورتوں کے ساتھ انکے افراد خاندان کے سامنے زنا بالجبر کیا جاتا ہے۔ اور مردوں کو گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔

انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس 'ICJ' میں میانمار حکومت اور ملٹری کے خلاف مقدمات کی سماعت کا حال ہی میں آغاز ہوا ہے۔ 'ICJ' کے عہد دار بنگلہ دیش، ملیشیاء، ہندوستان، میں روہنگیاء مسلمان پناہ گزینوں کے

کیمپس کا دورہ کر کے سروے تیار کر رہے ہیں۔ چین، ہندوستان، اور بدھسٹ ممالک کے غیر انسانی طرز عمل اور مسلمانوں سے شدید نفرت و عداوت کی وجہ سے روہنگیاء مسلمانوں کے واپس میانمار پہنچنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ اگر 'UNO' بنگلہ دیش، چین اور ہندوستان، اس مسئلہ کے حل میں سنجیدہ ہو جائیں تو روہنگیاء مسلمان اپنے وطن پر امن طریقے سے لوٹ سکتے ہیں۔

2۔ یغور چینی مسلمانوں پر نئے طرز کے مظالم: ژنجیانگ چین کے شمال مغرب میں واقع ریاست ہے 1959 میں چین نے اپنے پڑوسی آزاد ملک ترکستان کو حملہ کر کے چین میں طاقت کے زور پر ضم کر لیا تھا۔ یغور مسلمانوں کی مادری زبان ترکی سی ملتی ہوئی ہے اور رسم الخط فارسی اردو تھا، اور انکی تہذیب چینیوں سے بالکل مختلف ہے۔ ریاست ژنجیانگ میں یغور مسلمانوں کی اکثریت تھی انکی تہذیب چینیوں سے بالکل مختلف تھی۔ ان میں اکثریت راسخ العقیدہ مسلمانوں کی تھی۔۔ چند سالوں سے حکومت چین نے ان پر مظالم کے پہاڑ توڑنے اور اعتاب ڈھانے کا بدترین دور شروع کیا اور یغور مسلمانوں کی آبادی کو منتشر 'Fissure' کر دیا والدین، بچّوں، میاں بیوی، کو علیحیدہ علیحیدہ کیمپس میں مقید کر کے طرح طرح کے مظالم کئےء جارہے ہیں۔

اقوام متحدہ، امریکہ اور دوسرے ممالک کا ان مظالم کے خلاف سخت تنقید پر چینی حکومت نے مظالم میں مزید اضافہ کر دیا، مسجدوں کو ڈھایا جارہا ہے، گھر گھر سے قرآن کریم کو جمع کر کے نظر آتش کیا جارہا ہے، شوہروں سے زبردستی چھڑا کر دوسرے علیحدہ چینیوں کے ساتھ حیوانوں کی زندگی گذارنے پر وہاں کی ملٹری مجبور کر رہی ہے۔ حراستی کیمپس کو چینی حکومت بڑا خوبصورت نام دیتی ہے۔ حکومت اسے ' Recreation Center' یا ٹریننگ سنٹر Training Center قرار دیتی ہے جہاں بظاہر چند ' Skills' سکھائے جاتے ہیں جہاں پر اسلام کے خلاف روزانہ زہر آلود تقاریر اور لکچر ہوتے ہیں اور کمیونزم

کی زبردست تعلیم دی جاتی ہے۔خاندان کے ضعیف بزرگ والدین کو بھی جدا کیا جاچکا ہے اکثر بوڑھوں کی موت ان کیمپس میں ہو رہی ہے۔بچّوں کو چھین کر نرسری 'Nursery ' اور دوسرے ہاسپٹلس میں ڈال دیا جاتا ہے۔زبردستی شراب پلائی جاتی ہے اور خنزیر کا گوشت کھلایا جاتا ہے،یغور مسلمان عورتوں کو چینی ملٹری و پولیس اور حکومتی عہدار بطور 'Comfort Women' کے استعمال کرتے ہیں انکار کرنے والے بچّیوں اور عورتوں کو ہلاک کر دیا جارہا ہے۔دین اسلام سے مرتد کرنے کیلیء طرح طرح کے شب و لیل مظالم ڈھائے جارہے ہیں، اگر کسی نے بھی ذرا آواز بلند کرنے کی کوشش کی تو اسے غائب کر کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ژنجیانگ کی ' Skyline 'بدلی جارہی ہے۔صدیوں پرانی مساجد مسمار ہو چکے ہیں اور جو بھی مساجد بچ چکے ہیں اسے مقفل کر دیا گیا ہے یا اس میں شراب خانے کھول دیئے گئے ہیں۔

اگر حراستی کیمپس میں کوئی ہونٹ ملتے ہوئے بھی نظر آئے تو تسبیح پڑھنے کے شبہ میں قتل کر دیا جاتا ہے Artificial Intelligence کے ذریعہ بچے ہوئے شہریوں پر نظر رکھی جاتی ہے، اگر رات میں نیند میں کروٹ لے، یا پیچھے دروازہ سے کوئی باہر نکلے یا گھر میں زیادہ پانی استعمال ہوا تو اسکا جواب پولیس کو دینا پڑتا ہے۔

عالم اسلام کے تمام ممالک کے چین سے قریبی تعلقات ہیں خود پاکستان، چین کا قریبی دوست اور ' Economic Partner 'ہے کشمیر میں حالیہ تبدیلیوں پر پاکستان نے چین پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی کہ کشمیر کے مسئلہ پر آواز اٹھائے۔اسی طرح ترکی جیسا طاقتور ملک جسکی زبان اور تہذیب یغور مسلمانوں سے ملتی جلتی ہے فلسطین، کشمیر اور روہنگیاء پر تو آواز بلند کی لیکن یغور پر مظالم کے معاملے میں ترکی خاموش تماشائی نظر آتا ہے۔ مسلم عرب ممالک کو آپسی لڑائیوں سے فرصت نہیں ہے، دنیا کے دوسرے قطعوں میں ہونے والے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف کچھ کرنے کی صلاحیت، اہلیت و سکت اب باقی نہیں رہی۔اگر

یہی حال رہا تو یغور مسلمانوں کا آئندہ چند سالوں میں مکمل طور پر صفایا ہو جائیگا۔ میانمار، ہندوستان اور چین کی مخالف مسلم پالیسی کو اپنائے ہوئے ہیں

امریکہ کبھی بھی مسلمانوں کے مسائل میں سنجیدگی سے مداخلت نہیں کرتا بلکہ صرف عالمی سیاست اور سفارتی سطح پر ان ممالک پر دباؤ بنائے رکھنے کیلیۓ کبھی کبھار سخت بیانات جاری کر دیتا ہے۔ عالمی سطح پر جو اسلاموفوبیا پیش کر کے زہر آلود ماحول بنایا گیا تھا اس سے تمام بلاکس جیسے 'کمیونسٹ، یہودی، عیسائی، بدھسٹ، ہندو بلاک زبردست فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اپنے علاقوں اور ممالک میں مسلمانوں کے مذہب تہذیب اور تمدّن انکی زبان اور آبادیوں کو برباد کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تعاون کر رہے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ منتشر اور آپسی اختلافات وعداوتوں سے پر اگر کوئی بلاک ہے تو وہ مسلم بلاک ہے۔ چین یا میانمار میں مسلمانوں پر مظالم کی داستانیں صدیوں پرانی ہے۔ ان ممالک میں ہر شہری کو تمام جمہوری بنیادی حقوق اور آزادیاں حاصل ہیں اگر آزادی نہیں ہے تو صرف مسلمانوں کو نہیں ہے۔ چین نے بھی وہی ایک لغوء مفروضہ تیار کر لیا ہے جو عام طور پر ساری دنیا میں اسلام دوشمن طاقتیں استعمال کرتی آئی ہیں کہ مسلمان دھشت گرد ہیں۔ دھشت گردی کے نام پر جسطرح یغور، روہنگیا مسلمانوں کا صفایا جاری ہے اسی راہ پر ایسا لگتا ہے کہ 'RSS' بی جے پی بھی کشمیر میں کشمیریوں کے 'Ethnic cleansing' میں اپنی پوری حکومت کی طاقت جھونک دی ہے۔ مسلمانوں کے مسائل سنتے سنتے دنیا سخت دل اور بیزار ہو چکی ہے عالمی برادری کو اب مسلمانوں کی تباہی یا کسی بھی قسم کی نسل کشی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

ختم شد

بشکریہ اردو روزنامہ 'اعتماد' حیدرآباد: تاریخ اشاعت 10 نومبر 2019

مصنف کے مضامین ہر ہفتہ ملک کے 20 سے زیادہ اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں

NPA DOC NO 0032

Date of Publication 10th Nov 2019

TOTAL NO OF WORDS:1979